سوال

(275) تقسیم ترکہ کے متعلق سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے محمد سردار لکھتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا پسماندگان میں سے بیوہ ایک بیٹی اور دو بھائی موجود تھے اس وقت کے مروجہ قانون کے مطابق میت کی زمین دوسرے ورثاء کے بجائے صرف اس کی بیوہ کے نام منتقل ہوگئی بیوہ نے اپنے خاوند کی اس زمین کو اپنی بیٹی کے نام انتقال کرادیا جب کہ بیوہ کے دو حقیقی بھتیجے بھی موجود ہیں جب بیوہ فوت ہوگئی تو اس کی بیٹی کے چچازاد بھائیوں نے اس کے خلاف موجودہ زمین پر دعویٰ استقرار حق دائر کر دیا اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مذکورہ لڑکی کو ملنے والی زمین سے اس کے چچازاد بھائیوں کو شرعاً کچھ مل سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ مذکورہ زمین ابتدا ہی سے غلط تقسیم کی صحیح صورت یہ تھی کہ متوفی کی جائیداد کے آٹھ حصے کرلیے جاتے ایک حصہ بیوہ کو چار حصے لڑکی کو اور باقی حصے اس کے دونوں بھائیوں کو دے دیئے جاتے لیکن صورت مسئولہ میں تمام جائیداد بیٹی کے نام منتقل کر دی گئی ہے جو شرعاً وقانوناً جائز نہیں ہے وہ صرف اپنے باپ کی نصف جائیداد اور ماں کو ملنے والے حصے سے نصف کی مالکہ ہے باقی جائیداد اوپر جو اس کا ناجائز قبضہ ہے اسے واگزار کرنے کے لیے اس کے چچازاد بھائی اس کے خلاف دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں انہیں اپنے اپنے باپ (جو میت کے حقیقی بھائی تھے) کا حصہ ملنا چاہیے اور وہ بیوہ کا 8/1 اور بیٹی کا 2/1 نکال کر باقی 8/3 ہے یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ بیوہ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے حصہ اسلامی 8/1 سے لڑکی کے چچازاد بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا وہ صرف پہلی تقسیم میں 8/3 کے حقدار ہیں اور اسی حصہ کو لینے کے لیے وہ عدالتی چارہ جوئی کرنے کے مجاز ہیں اس سے زیادہ کے وہ حق دار نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]